سوال

(6)قبروں پر سلام بھیجنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص مدینہ منورہ کے علاوہ کسی شہر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس کھڑا ہو کر سلام بھیجے تو کیا ان دونوں میں کوئی فرق ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اہل بیت سے کسی شخص کے بارے میں آتا ہے کہ اس نے ایک شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے کونے میں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ تو اس سے وہاں بیٹھنے کی وجہ پوچھی۔ اس شخص نے جواب دیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہا ہوں۔ تو اہل بیت کے اس شخص نے کہا کہ کوئی نمازی یہاں بیٹھ کر درود بھیجے اور کوئی اندلس سے درود بھیجے دونوں برابر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے یہ بات تھی، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ"

’’کہ بے شک زمین میں اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے گھومتے رہتے ہیں کہ جو مجھے میری امت کی طرف سے بھیجا ہوا سلام پہنچاتے ہیں۔‘‘

ایک اور حدیث ہے کہ:

"مَن صَلَّى عَلَيَّ عِندَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَن صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ".

’’کہ جو شخص دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے اور جو شخص قریب سے مجھ پر درود بھیجتا ہے میں اس کو سن لیتا ہوں۔‘‘

یہ حدیث موضوع ہے، ثابت نہیں ہے۔

امام عقیلی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے اور محفوظ بھی نہیں ہے اور اس کی متابعت اس سے کم درجہ کے لوگوں نے کی۔ اس سے ان کی مراد سدی

ہے۔ جریر بن حازم نے اس کو کذاب کہا ہے۔ صالح جزرہ فرماتے ہیں کہ یہ شخص حدیثیں کھڑا کرتا تھا۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں "ھدم المنارہ"ص 311تا316"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

عقیدہ کے مسائل صفحہ :81

محدث فتویٰ